سوال

(637) کیا امام کے بغیر زندگی بے کار ہے   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہندوستان میں بعض جگہ پر امام اور بعض جگہ نبی مسیح وغیرہ بنے ہوئے ہیں۔ اوران لوگوں کو ماننے والے بالکل اسی طرح مانتے ہیں۔ جس طرح حضورﷺ کے زمانہ میں صحابہ کرام رضوان للہ عنہم اجمعین مانتے تھے۔ اس لئے میری غرض یہ ہے کہ ایک شخص معمولی پڑھا لکھا ہو اور مزہبی علم اس کو نہ ہو تو ایسے شخص کو کسی امام سے ملنے کا اتفاق ہو تو دس پانچ آیتیں اور دس بیس حدیثیں بیان کر دیتے ہیں۔ اوراس طرح یقین دلاتے ہیں۔ کہ امام کے بغیر زندگی بے کار ہے۔ نجات ہی نہیں ہوگی اوراس طرح ہر ایک ماننے والا کرتا ہے۔ معمولی لکھے پڑھے آدمی کو شبہ ہو جاتا ہے۔ کہ یہ سچ ہی کہتے ہوں گے ایک گروہ بھی ہے جو یہ کہتا ہے۔ کہ اس فرنگی حکومت میں امام ہو ہی نہیں سکتا۔ ان کہنا یہ ہے کہ جو امام حد نہ لگاسکے۔ شرعی قانون جاری نہ کرسکے۔ اور معمولی بات کےلئے بھی انگریزی قانون کی مدد لے۔ تو ایسے کمزور امام کی ضرورت نہیں۔ ماب شرعی حکم فرمایئے۔ ایسے کم علم شخص کےلئے بھی حکم خدا و فرمان رسول ﷺ ہے۔ یا نہیں ایسا آدمی حق وباطل کو کس طرح سمجھے یا آنکھ بند کرلے مان لے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

سائل بڑا ہوشیار ہے وہ خود ہی کسوٹی پیش کرتا ہے اور خود ہی سوال کرتا ہے۔ آجکل کے پیغمبروں کی پہچان ان کی پشنگوئی سے ہو سکتی ہے۔ اگر وہ جھوٹی ہیں تو وہ بھی جھوٹے ہیں۔ چاہے ہزار آیت پڑھیں۔ بس یہی پہچان ہے۔ امام کا لفظ شریعت میں چند معنوں میں آیا ہے۔

1۔ امام ہدایت۔ یہدون بامرنا (2) اورامام نبوت انی جاعلک للناس اماما (3) امام سیاست یعنی بادشاہ الامام جنة یقاتل من ورائہ (4) امام صلواۃ۔

ان چاروں قسم کے حکم الگ الگ ہیں۔ امام نبوت کا منکر کافر ہے۔ امام سیاست کا مخالف بشرط یہ کہ اس کی رعیت میں داخل ہو باغی ہے۔ امام ہدایت کا مخالف ہدایت پاکر اور سمجھ کر مخالفت کرنے والا گمراہ ہے۔ امام صلواۃ کا حکم حالت نماز میں موافقت کرتا ہے۔ بیرون نماز ضروری نہیں۔ ان چاروں قسموں کے اماموں کے احکام الگ الگ ہیں۔ سائل کو جس قسم کے امام سے معاملہ پڑا ہے۔ اس سے اس کی امامت کی تعین کرائے پھر اس پر غور کیجئے۔ مثلاً اگر وہ امام ہدایت کرنے کا مدعی ہے۔ تو اس سے سیاست کے اجراء کا سوال نہیں ہوگا۔ اور نہ وہ زمہ دار ہے۔ جیسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیر ھم رضی اللہ عنہم تھے۔ اگر وہ سیاست کا مدعی ہے تو پھر اس کے متعلق سوال ہوگا۔ حدیث بھی اسی کے متعلق ہے۔ سائل ان شعبوں کو الگ الگ سمجھے۔ جیسے علم نحو میں اسم فعل حرف کی تعریفیں اور حکم الگ الگ ہیں۔ اسی طرح علم شریعت میں امام کے اقسام اور حکم الگ الگ ہیں۔ ایک کو دوسرے کے ساتھ ملانے سے مقصد خبط ہو جائے گا۔ (اہلحدیث امرتسر جلد 44 نمبر 8)

تشریح

شرعاً مسئلہ امارت کا قطعا یہ مطلب نہیں کہ کسی امام مسجد یا کسی مدرس کو امیر المومنین کہہ دیا جائے۔ تو امارت شرعیہ کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ یا محض اس منتر کے پڑھ دینے سے فورا انسان میتۃ جاہلیۃ سے بچ جاتا ہے۔ بلکہ جاہلیت کی موت کے لئے ضروری ہے۔ کہ ایک صحیح اور فعال نظام ہو۔ اور عامۃ المسلمین اس سے وابستگی پیدا کریں گے۔ ایسی کمزور اور بے مقصد امارتوں کو شرعی امارت کہنا مفہوم امارت کی تضحیک ہے۔ اور اس کے مقاصد کی توہین۔ ان کمزور امارتوں کا شاہکار صرف زکواۃ کی وصولی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد 2 ص 612

محدث فتویٰ